سوال

(32) غسل جنابت میں سر کا مسح

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

غسل جنابت کے متعلق حدیث میں ہے کہ اس سے پہلے وضو کیا جائے، کیا اس وضو میں مسح بھی کرنا ہے کیونکہ غسل کرتے وقت سر کو دھویا جاتا ہے، اس کے متعلق وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غسل جنابت کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت کرتے تو پہلے نماز کے وضو جیسا وضو کرتے پھر غسل کرتے تھے۔ [1]

اس حدیث کا تقاضا ہے کہ غسل جنابت سے پہلے مکمل نماز کے وضو جیسا وضو کیا جائے جس میں سر کا مسح بھی شامل ہے، لیکن احادیث کے پیش نظر اس میں کچھ تفصیل ہے۔ مثلاً:

اگر نیچے جگہ صاف نہیں تو غسل سے پہلے وضو کرتے وقت پاؤں نہ دھوئے جائیں بلکہ انہیں غسل سے فراغت کے بعد دھویا جائے۔ جیسا کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث میں اس کی صراحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل سے پہلے نماز کے وضو جیسا وضو کیا لیکن پاؤں نہیں دھوئے، انہیں غسل سے فراغت کے بعد دھویا۔ [2]

ایک دوسری حدیث میں یہ صراحت بھی ہے کہ غسل سے پہلے جو وضو کیا جائے، اس میں سر پر مسح نہ کیا جائے۔ چنانچہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غسل جنابت کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے سر کا مسح نہیں کیا تھا۔ [3]

اس حدیث پر امام نسائی رحمة اللہ علیہ نے بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ''غسل جنابت کے وضو میں سر کا مسح چھوڑ دینا۔'' [4]

اس روایت کے پیش نظر ہمارا رجحان یہ ہے کہ غسل جنابت میں وضو کرتے وقت سر کا مسح نہ کیا جائے۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''غسل جنابت کے متعلق جتنی بھی احادیث مروی ہیں، ان میں کسی مقام پر یہ صراحت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا ہو۔'' [5]

بلکہ نسائی کی مذکورہ بالا روایت میں سر پر مسح نہ کرنے کی صراحت ہے، اس لئے غسل جنابت کرتے وقت جو وضو کیا جاتا ہے، اس میں سر کا مسح نہ کیا جائے اور نہ ہی پاؤں دھوئے جائیں، چونکہ سر کو دھونا ہے اس لئے مسح کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمة اللہ علیہ اور مالکیہ کا بھی یہی موقف ہے کہ غسل جنابت سے پہلے جو وضو کیا جاتا ہے، اس میں سر کا مسح نہ کیا جائے۔ (واللہ اعلم)

[1] صحيح البخاري، الغسل : ٢٧٢۔

[2] صحيح البخاري، الغسل : ٢٤٩۔

[3] سنن النسائی، الغسل : ٤٢٢۔

[4] سنن النسائی، کتاب الغسل باب ٨١۔

[5] فتح الباري ص ٢٧٤ج ١۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:67

محدث فتویٰ